

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین درج ذیل مسئلہ میں کہ پاکستان میں جو "اسلامی یا غیر سودی بنکاری" کے نام سے ایک نظام چل رہا ہے، اس سے استفادہ کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

واضح رہے کہ یہ بینک زیادہ تر مہاجرہ، اجارہ، سلم اور استصناع وغیرہ تمویل (Finance) کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

المستفتی: عبداللہ کراچی

الجواب حامد اوصلیاً

اگرچہ سوال میں ذکر کردہ طریقہ ہائے تمویل (Modes of Finance) شرعاً اپنی جگہ درست ہیں، لیکن چونکہ وہ بہت سی شرعی شرائط کی پابند ہیں، جن کو اگر عملی اقدامات کے وقت نظر انداز کیا جائے، تو معاملہ شرعاً درست نہیں رہتا، اور دارالافتاء کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ ان طریقوں کی عملی تطبیق (Implementation) اپنی شرائط اور شرعی اصولوں کے ساتھ متعلقہ بینک میں ہو رہی ہے یا نہیں، اس لئے اصولی جواب یہ ہے کہ اگر اسلامی یا غیر سودی بینک یا اس کے شعبہ اسلامی بنکاری کو اپنے سرمائے، حسابات اور نفع و نقصان کے لحاظ سے اس طرح الگ رکھا گیا ہے کہ اس شعبے کا نفع و نقصان سودی بنکاری کے شعبے سے کسی طرح متاثر نہیں ہوتا (یہ شرط ان بینکوں کے لئے ہے جن کی سودی شاخیں بھی ہیں)، اور منسلکہ طریقہ ہائے تمویل اور سرمایہ کاری کی عملی تطبیق کسی مستند عالم دین کی نگرانی میں اس کی شرائط اور اصول شرعی کے مطابق ہو رہی ہے، اور بینک ان کی ہدایات کو اپنے اوپر لازم سمجھتا ہے، اور ان پر پوری طرح عمل کرتا ہے، اور عام دین ان تمام باتوں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہیں، تو اس صورت میں اس بینک میں سرمایہ کاری کرنا، کوئی اکاؤنٹ کھلوانا یا اس سے کوئی سہولت حاصل کرنا شرعاً جائز ہے، تاہم حالات چونکہ بدلتے ہیں، اور بینک کی صورتحال شرعی طور پر بدل سکتی ہے، اس لئے وقتاً فوقتاً نئی صورتحال کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح

عصمت اللہ عصبہ اللہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۳

یکم ذی الحج ۱۴۳۵ھ

۲۷ ستمبر ۲۰۱۴ء

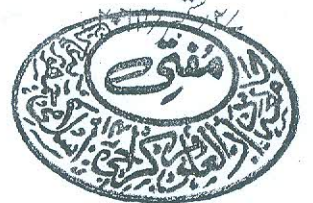
اجواب صحیح  
بہر سبب المان منہ منہ  
۱۲/۱۲/۲۰۱۴



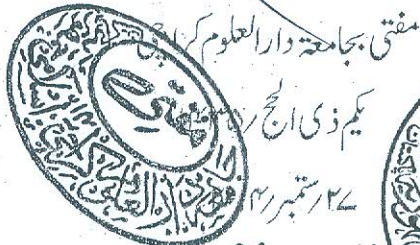
الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

یکم ذی الحج ۱۴۳۵ھ



بندہ العبد المذنب



الاجاب صحیح

۱۲ ستمبر ۲۰۱۴ء

